جلد ۵۰/۱۵ — ۲۰ احسان ۱۳۴۰ ہش — ۲۰ جون ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

آج گورنروں کی سہ روزہ کانفرنس شروع ہو رہی ہے

بنیادی جمہوریتوں کو مصالحتی اختیارات دینے کے مسئلہ پر بھی غور ہوگا۔

مری ۱۹ جون۔ آج یہاں ایوان صدر میں فیلڈ مارشل محمد ایوب کی زیر صدارت گورنروں کی سہ روزہ کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ جس میں اہم قومی مسائل پر غور کیا جائے گا۔ کانفرنس کے ایجنڈے میں بتایا گیا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کی رفتار کا جائزہ لیا جائے گا۔ اور ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے اقدامات پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بنیادی جمہوری اداروں کو مصالحتی اختیارات تفویض کرنے کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔ ایجنڈے میں ایک اور اہم بات پے کمیشن کی رپورٹ پر کابینہ کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنا بھی ہے۔ کانفرنس میں آرٹ، ثقافت اور کھیلوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر کابینہ کمیٹی کی سفارشات پر بھی غور ہوگا۔ ایک اور اہم معاملہ جو کانفرنس میں زیر غور آئے گا۔ وہ نئی صنعتوں کے قیام کے لئے صنعت کاروں کو زمین، بجلی اور پانی کی صورت میں آسانیاں فراہم کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کانفرنس میں صوبائی گورنر کابینہ کے ارکان مرکزی حکومت کے اعلیٰ افسر اور صوبائی حکومتوں کے چیف سکرٹری شرکت کریں گے۔

کومیلا کے قریب چالیس مربع میل علاقہ زیر آب آگیا

پانی کی سطح ۳۸ فٹ ہے۔ کومیلا شہر بالکل محفوظ ہو گیا

ڈھاکہ ۱۹ جون۔ اگرچہ کومیلا شہر دریائے گومتی کے سیلاب کے خطرے سے بچ گیا ہے لیکن گولاباری کے مقام پر دریا کے پشتے میں پڑ جانے والے شگاف میں پانی بڑی مقدار میں اور بڑی تیزی سے بہہ رہا ہے۔ جس سے بہت سے نواحی دیہات زیر آب آگئے ہیں اور کومیلا کو لمیانگ روڈ پر ایک پل بہہ گیا ہے۔ اب تک تقریباً ۴۰ مربع میل علاقہ زیر آب آچکا ہے۔ اس وقت پانی کی سطح ۳۸ فٹ ہے متاثرہ آبادی کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کا کام جاری ہے اور کومیلا شہر میں جہاں پانی بالکل اتر گیا ہے۔ گھروں کو چھوڑ جانے والے لوگ اب واپس آرہے ہیں۔ کومیلا کے ۔ میل دور کومیلا کو چیانگ روڈ پر جو پل بہہ گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ گولاباری کے مقام پر پشتے میں پڑنے والے شگاف میں سے پانی کا اخراج ۴۵ ہزار کیوسک ہے۔ کومیلا کے ڈپٹی کمشنر نے ٹیلی فون پر بتایا ہے کہ اب تک کوتوالی۔ دیبدار اور بوری چانگ کے تھانوں کو سیلاب سے نقصان پہونچا ہے۔ کوتوالی تھانے کی یونین پاک ٹوٹی بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔ دریائے گومتی میں سیلاب کے علاقہ تری پورہ ہلز (بھارت) کے علاقے سے آنے والے نالوں اور ندیوں میں بھی سیلاب آگیا ہے جس سے تری علاقے زیر آب آگئے ہیں۔ یہ ندیاں اور نالے ضلع کومیلا سے گزرتے ہیں۔

نئی دہلی کے سکولوں میں ٹیلی ویژن

نئی دہلی ۱۹ جون۔ نئی دہلی کے اعلیٰ ثانوی سکولوں کے طالبعلموں کو اس سال اگست سے کلاسوں میں عام تعلیم کے علاوہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ بھی سائنس اور مختلف زبانوں کی تعلیم دی جائے گی۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے تعلیم کا آغاز ایک منصوبہ کے تحت کیا جا رہا ہے جس کا انتظام دہلی کی صوبائی حکومت اور آل انڈیا ریڈیو کے ٹیلی ویژن یونٹ نے فورڈ فونڈیشن سے مل کر کیا ہے۔ شروع میں صرف ایک سو پچاس اعلیٰ ثانوی سکولوں میں ٹیلی ویژن سیٹ نصب کئے جائیں گے اور ہفتے میں تین بار فزکس اور کیمسٹری کی اور ہفتے میں ایک بار ہندی اور انگریزی کی تعلیم دی جائے گی۔ ہر لیکچر قریباً بیس منٹ کا ہوگا۔ ٹیلی ویژن مرکز قائم کرنے پر کم از کم پانچ لاکھ روپیہ لاگت آئے گی۔ اور اس کا زیادہ تر حصہ غیر ملکی زر مبادلہ کی صورت میں ہوگا۔

فضل عمر ہسپتال کی دوسری منزل کے ایک حصہ کی تعمیر شروع ہو گئی

احباب زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوائیں تاکہ تعمیر جلد مکمل ہو سکے

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کے ساتھ ہسپتال کی دوسری منزل کے ایک حصہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ اس حصہ میں پرائیویٹ مریضوں کے ایک کمرے کے سیٹ کے لئے مکرم و محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت اور ان کے بھائیوں نے اپنے والد صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار ہزار روپے عطیہ دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

چونکہ کل تعمیر کا اندازہ خرچ ۳۰-۴۰ ہزار روپے کے قریب ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مخلص احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ عطایا اس غرض کے لئے بھجوائیں تا تعمیر جلد مکمل ہو سکے۔ امید ہے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء تعمیر کے لئے عطایا صیغہ امانت کی "مد تعمیر ہسپتال" میں بھجوائے جائیں۔ زمیندار احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ کیونکہ آجکل فصلوں کی آمد سے وہ بھی اس کار میں شریک ہو سکتے ہیں۔ نیز جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وعدے ادا کرنے کی جلد کوشش فرمادیں جزاھم اللہ احسن الجزاء وما توفیقنا الا باللہ

خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد

درخواست دعا

عزیز الرحمن متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ گاڑی کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ اور آجکل بھوال ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

سید داؤد احمد
(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

پاکستانی وفد روم پہنچ گیا

روم ۱۹ جون۔ پاکستان ایوان تجارت کا تین افراد پر مشتمل ایک غیر سرکاری وفد کراچی سے کل یہاں پہنچا۔ مسٹر احمد عیسیٰ جعفر اس وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی — ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ جون ۱۹۶۱ء

محض تخفیفِ اسلحہ سے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا

انگریزی کے مشہور ماہنامہ "ریڈرز ڈائجسٹ" مئی ۱۹۶۱ء میں پہلا مضمون بعنوان "نہ اسلحہ اور نہ تخفیف اسلحہ جنگ کو روک سکتے ہیں" مسٹر ایمری ریوز کی طرف سے جو دنیاوی معاملات کے ایک ممتاز طالب علم ہیں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ جوہری طاقت تو کیا۔ خواہ انسان سے تیر و شمشیر بھی چھین لئے جائیں پھر بھی وہ جنگ سے باز نہیں آ سکتا۔

آپ کا انداز استدلال اس طرح کا ہے کہ آج جو تخفیف اسلحہ کے لئے بات چیت ہو رہی ہے اگر اس کا نتیجہ یہ بھی نکلے کہ اپنی اپنی جوہری طاقت خواہ فریقین خوشی سے خود ہی تباہ کر دیں اور دنیا میں کوئی ایٹم بم یا ہائیڈروجن بم کا وجود تک نہ رہے تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ دنیا اس مقام پر عود کر جائے گی جب جوہری بم موجود نہیں تھے لیکن جنگ پھر بھی نہ رک سکے گی۔

فاضل مضمون نگار لکھتا ہے کہ آج تخفیف اسلحہ پر جو بات چیت ہو رہی ہے اس کا سارا ڈھانچہ وہی ہے جو ۱۹۳۲-۳۴ء کی اسی قسم کی بات چیت کا تھا آج اگر روشچیف مکمل تخفیف اسلحہ کا مطالبہ کرتا ہے تو ۱۹۳۲-۳۴ء کے مذاکرات میں بھی بعینہٖ یہی موقف سیتی خوف کا تھا۔ اسی طرح آج امریکہ یہ چاہتا ہے کہ تخفیف اسلحہ سے پہلے تحفظات ہونے چاہئیں وہ بھول جاتا ہے کہ تیس سال پہلے فرانسیسی نمائندوں برائنڈ۔ ہیریٹ اور لیون بوم کا بھی یہی استدلال تھا آج ایک بھی ایسی دلیل پیش نہیں کی جا رہی جس پر پہلے مذاکرات میں بحث نہیں ہو چکی۔ فی الحقیقت ہم ۳۰ سال گذشتہ سے بے شمار غیر مختتم کانفرنسوں میں تخفیف اسلحہ پر بحث کرتے چلے آ رہے ہیں جو صرف دوسری عالمی جنگ کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو گئی تھی۔

فاضل مضمون نگار پوچھتا ہے کہ پھر کیا کبھی تخفیف اسلحہ کا معاہدہ تکمیل پا سکے گا اور اگر تکمیل پا لے تو کیا اس سے "امن" قائم ہو جائے گا؟ فرض کیجئے کہ مستقبل قریب میں کوئی ایسا معاہدہ ہو جاتا ہے جس کی رو سے تمام جوہری تجربات ممنوع قرار دے دئے جاتے ہیں اور جوہری اسلحہ کی ساخت روک دی جاتی ہے۔ اور موجودہ تمام ہائیڈروجن اور پلوٹونیم بم تباہ کر دئے جاتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ ایسا معاہدہ ہو جاتا ہے اور تمام چھوٹے بڑے ممالک جن میں چین بھی شامل ہو اس کی تصدیق کر دیتے ہیں۔ تو کیا دنیا کے موجودہ سیاسی ڈھانچہ کی موجودگی میں امریکہ کے فوجی ذمہ دار لیڈر شبہ نہیں کریں گے کہ باوجود تمام معاہدات اور یقین دہانیوں کے روس نے یورال کے علاقہ میں کہیں زیر زمین غار میں کچھ جوہری اسلحہ چھپا رکھے ہیں جس کی وجہ سے امریکہ کے لئے یہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ بھی مخفی طور پر خود حفاظتی کی غرض سے کچھ ہائیڈروجن بم ناگہانی ضرورت کے لئے موجود رکھے۔ اور کیا یہ خیال ممکن ہے کہ روسی فوج کا جنرل سٹاف بھی امریکہ کے متعلق یہی گمان نہیں کرے گا؟

ظاہر ہے کہ اگر ایک بڑی قوت کو دوسری کے رویہ پر اعتماد ہو تو تخفیف اسلحہ کی بھی کوئی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ایسی صورت میں اسلحہ کی ضرورت ہی درپیش نہ ہوگی لیکن آئیے ہم بفرضِ محال یہ یقین کر لیتے ہیں کہ جوہری طاقت کے متعلق جو معاہدات ہوں گے ان پر نہایت دیانتداری سے عمل کیا جائے گا اور کہیں بھی جوہری اسلحہ باقی نہیں رہیگا کیا ایسے امر محال کو فرض کو لینے کے بعد بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ہم "امن" کے قریب ہو گئے ہیں؟ ہم کو اس امر کے فہم کے لئے زیادہ فکر و غور کی ضرورت نہیں کہ ایسی صورت حال میں ہم اس حال میں ہوں گے جو ۱۹۳۹ء بلکہ اس سے بھی پہلے ۱۹۱۴ء میں تھی۔ ۳۰ سال پہلے بڑی طاقتوں کے نزدیک اس وقت تک کے مہلک اسلحہ کی تخفیف مدنظر تھی مگر ان مذاکرات کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اگر بالفرض ۱۹۳۵ء میں ایسا معاہدہ ہو بھی جاتا تو اس سے جنگ قطعاً رک نہ جاتی۔ شروع شروع میں شاید زیادہ مہلک ہتھیار نہ استعمال ہوتے مگر آخرکار وہ بھی میدان سے بھی بڑھ کر مہلک ہتھیار ایجاد ہو جاتے جیسا کہ واقعی ہوا۔

پھر قوت کے توازن کا معاملہ لیجئے امریکہ کا خیال تھا کہ اگر اسکے ہاتھ میں فائق قوت ہوگی تو جنگ کا امکان ختم ہو جائے گا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ روس نے اس سے بھی زیادہ مہلک ہتھیار ایجاد کرنے کی طرف توجہ کی۔ اسی طرح جب روس نے دور تک مار کرنے والا راکٹ ایجاد کیا تو روس نے بھی دعوےٰ کیا کہ اب اس کے خوف سے جنگ کا امکان ختم ہو جائے گا۔ مگر یہی بات امریکہ کے لئے اس سے بھی طاقتور راکٹ ایجاد کرنے کا محرک بن گئی۔

اگر اس خطرناک زمانہ میں امن کے متعلق سنجیدگی سے بحث کی جائے تو یہ معلوم ہوگا کہ دو مغالطے ہیں جن میں ہم پڑے ہوئے ہیں۔

پہلا مغالطہ یہ ہے کہ ہم اسلحہ سے امن قائم کر سکتے ہیں۔

دوسرا مغالطہ یہ ہے کہ ہم تخفیف اسلحہ سے امن قائم کر سکتے ہیں۔

تاریخ کی غیر محدود شہادت بلاتردید اس حقیقت کو ثابت کرتی ہے کہ امن کوئی ٹیکنیکل مسئلہ نہیں ہے اور نہ یہ فوجی مسئلہ ہے بلکہ لازمی طور پر یہ ایک سیاسی اور معاشرتی مسئلہ ہے۔

ایک معمولی سیاسی نظام کے اندر اسلحہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوتا۔ نیویارک کے لوگ ان جوہری ہتھیاروں سے خوفزدہ نہیں ہیں جو ٹینیسی میں تیار کئے جاتے ہیں اور نہ وہ ان راکٹوں سے خائف ہیں جو فلوریڈا میں چھوڑے جاتے ہیں لیکن یوکرین کے لوگ ان سے خائف ہیں۔ اور یوکرین کے لوگ ان ہائیڈروجن بموں اور راکٹوں سے خائف نہیں ہیں جو سائبیریا کے مرکز میں تیار ہوتے اور چھوڑے جاتے ہیں۔ مگر ان سے نیویارک کے لوگ خائف ہیں۔

متخاذب گروہوں میں امن کبھی ممکن نہیں ہو سکا اور جنگیں پے بہ پے جاری رہی ہیں۔ یہاں تک کہ کوئی بالا سیاسی قوت متحارب فریقوں پر حاوی ہو گئی ہو جو متحارب گروہوں کو بالا حکومت میں متحد کرتی ہو۔ اگر ایک دفعہ اس حقیقت کا ادراک ہو جائے تو اسلحہ یا تخفیف اسلحہ کے متعلق جو بحثیں اتنے جوش و خروش سے ہوتی ہیں ان کی لاحاصلی سب پر واضح ہو جائے۔ اگر دنیا کی مختلف اقوام کے تعلقات جمہوری سطح پر قانون کے ذریعہ ہموار ہو جائیں تو روس ٹیکنیکل مہارت خواہ کتنے مہلک و تباہ کن ہتھیار ایجاد کرے کوئی جنگ نہیں ہوگی لیکن اگر مختلف اقوام اپنی اپنی جگہ خود مختار رہیں اور ان کے باہمی تعلقات کسی قانون سے ہموار نہ کئے جائیں تو خواہ آپ اسلحہ پر پابندی لگائیں۔ یہاں تک کہ چاقو رکھنا بھی ممنوع ہو جائے پھر بھی لوگ لاٹھیوں سے ایک دوسرے کا سر کچل دیں گے۔

بہت سے حقیقت پسند سیاسی لیڈر اس خیال پر مسکرائیں گے اور کہیں گے کہ آزاد حکومتوں کو اس طرح ایک لڑی میں منسلک کرنے کا خیال جنت الحمقا ہے تاہم یہ ایک متنازعہ امر ہے لیکن اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ بیسویں صدی کی صنعتی طور پر نہایت ترقی یافتہ اقوام کے درمیان تخفیف اسلحہ کا خیال خواہ پابندیوں کے ساتھ ہو یا بغیر پابندیوں کے جنت الحمقا سے بھی بڑھ کر جنت الحمقا ہے۔

یہ مسئلہ دراصل سیاسی ہے۔ یہ مسئلہ آئندہ حادثہ جنگ سے پہلے حل ہو سکتا ہے یا نہیں اس وقت یہ کہنا ناممکن ہے۔ لیکن ہمارے لیڈروں کو کم از کم اس بنیادی امر کے متعلق تبادلہ خیالات کے ممکنات پر سوچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے اور ضد سے ان مسائل پر ٹیکنیکل نقطۂ نظر سے مباحثے چھوڑ دینے چاہئیں جن کا کوئی حل نہیں ہو سکتا اور اگر حل ہو بھی جائے تو ہمیں ایک قدم بھی آزادی کی طرف نہیں بڑھا سکتے۔

یہ امر واضح ہے کہ یہ کرۂ ارض پر پھد کنے والی حکمت عملی مجالس کی ایک غیر منقطع زنجیر جو صحافیوں کی آنکھوں اور کانوں مائیکروفونوں اور کیمروں کے سامنے منعقد کی جاتی ہیں ان کا نتیجہ سوا اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ اقوام اپنی باہمی مخالفانہ پوزیشنوں کو مزید تقویت دیں۔ آئیے ہم چند مہینے خاموشی کے متعین کریں۔ جن میں کوئی کانفرنس نہ ہو۔ نہ تقریریں ہوں صرف چند مہینے۔ جن میں کوئی سفر کوئی براڈ کاسٹنگ۔ کوئی پراپیگنڈا نہ کیا جائے تاکہ ہمارے لیڈر خلوت میں سوچنے کا موقع حاصل کریں۔ اس دوران میں پریس۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور فلمیں جو آج باہمی اتحاد غیر جارحانہ پیکٹ اور کئی قسم کے معاہدوں جو ہمارے زمانہ میں زائد الوقت اور فرسودہ ہو چکے ہیں کیلئے استعمال ہوتے ہیں حقیقی مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے لئے استعمال کئے جائیں جو امن ہے نہ کہ تخفیف اسلحہ۔ رائے عامہ میں صرف

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے جشن آزادی اور اس کی مختلف تقریبات میں جماعت احمدیہ کی شرکت

جماعت کے نمائندہ محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی آمد مقامی جماعت کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

اہم ملاقاتیں اور دیگر مصروفیات مسلمانان سیرالیون کے نام نشری پیغام

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

— ۲ —

پریذیڈنٹ لائبیریا سے ملاقات

۲۷ اپریل کی شام کو وزیر اعظم نے ڈیوک آف کینٹ کے اعزاز میں ایک پارٹی دی جس میں مکرم شیخ صاحب کے علاوہ مکرم نصیر احمد صاحب انچارج سیرالیون مشن اور خاکسار بھی شریک ہوئے۔ وہاں آنریبل مصطفےٰ سانوسی ڈپٹی وزیر اعظم نے پریذیڈنٹ لائبیریا Mr Tubman سے ملاقات اور تعارف کرایا۔ اس طرح حکومت کے تمام وزراء اور بیرونی نمائندوں سے ملاقات کر کے پیغام احمدیت دیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم شیخ صاحب کی ملاقات روسی نمائندہ سے بھی ہو گئی۔ یہ پہلے ہمیں وزیر اعظم کے دفتر میں مل چکا تھا۔ اور مکرم امیر صاحب کے ساتھ اس کی گفتگو ہو چکی تھی۔ اس موقعہ پر مکرم شیخ صاحب نے نصف گھنٹہ تک کمیونزم اور اسلامی اصولوں پر تبادلہ خیالات کیا اور بتایا کہ دنیا میں اگر امن قائم ہو سکتا ہے۔ تو وہ مذہب اور خصوصاً اسلام کی اتباع میں ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر دنیا کبھی چین کا سانس نہیں لے سکتی۔

مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شرکت

مورخہ ۲۸ اپریل کی صبح کو مسلمانوں کی طرف سے New State کے لئے ایک اجتماعی دعا کا پروگرام تھا۔ چنانچہ مسلمان ایک وسیع میدان میں اکٹھے ہوئے۔ ڈپٹی وزیر اعظم مسٹر مصطفےٰ سانوسی وزیر تجارت مسلمان ممالک کے سفیر اور بعض delegates بھی جن میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے شریک ہوئے۔ پروگرام کے مطابق مختلف لوگوں نے تقاریر کیں۔ اور حکومت کے لئے دعائیں کیں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے خاکسار کو نمائندگی کرنے کی توفیق ملی۔

قرآن کریم اور احادیث النبی کی چیدہ چیدہ دعائیں اور ان کا انگریزی ترجمہ اس موقعہ پر پڑھا گیا۔ اس اجتماع کی ایک بہت بڑی تصویر پہلے صفحہ پر شائع ہو چکی ہے جس میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور مبلغین بیلی لائن میں آنریبل مصطفےٰ سانوسی نائب وزیر اعظم سیرالیون کے ساتھ کھڑے نظر آتے ہیں۔

ریڈیو پر پیغام

اس موقعہ پر ریڈیو سیرالیون کے نمائندے نے مکرم شیخ صاحب سے ایک پیغام کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں کے نام ایک پیغام ریکارڈ کرایا۔ جو شام کو ریڈیو پر نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ

اس روز چونکہ جمعہ بھی تھا۔ لہذا مکرم شیخ صاحب سے خطبہ جمعہ کے لئے درخواست کی گئی۔ جو انہوں نے قبول فرمالی۔ آپ نے خطبہ میں نہایت عمدہ پیرائے میں جماعت کو تعلق باللہ اور روحانیت میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جماعت کی طرف سے پارٹی

نماز جمعہ کے بعد فری ٹاؤن مشن کی طرف سے مکرم شیخ صاحب کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا جس میں بعض غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب نہایت کامیاب رہی۔ جماعت کے تین پیراماؤنٹ چیفس کے علاوہ مسلم کانگرس کے صدر الحاج بخاری اور Assitt Director of Adult Department Mr. M. S. Ware اور بعض دوسرے معززین شریک ہوئے مکرم شیخ صاحب کافی دیر تک ان سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اور سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔

یونیورسٹی کالج کی تقریب میں شرکت

اسی روز شام کو Fourah Bay College کی جو سیرالیون کا یونیورسٹی کالج ہے ایک تقریب میں مکرم شیخ صاحب اور مکرم امیر صاحب نے شرکت کی۔

میئر کی پارٹی میں شرکت

مورخہ ۲۹ اپریل کو Mayor of Free town کی طرف سے ڈیوک آف کینٹ کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انتظام تھا۔ جس میں مکرم شیخ صاحب کے علاوہ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب انچارج سیرالیون مشن مکرم قریشی مقبول احمد صاحب جو سینیگال جاتے ہوئے چند یوم کے لئے یہاں ٹھہرے تھے اور خاکسار بھی شریک ہوئے۔ اس دعوت میں گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے کر مکرم شیخ صاحب کی ملاقات کے لئے خاص وقت معین کیا گیا۔ اور بعض اور وزراء اور معززین شہر سے ملنے اور تعارف پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔

بو کی طرف روانگی

۳۰ اپریل کو مکرم شیخ صاحب گورنمنٹ کار میں بو روانہ ہوئے۔ مکرم امیر صاحب اور خاکسار بھی ساتھ تھے۔ بو پہنچ کر پہلے آپ الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور اس مجاہد مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دیر تک دعا کی۔ وہاں سے مشن ہاؤس اور سکول گئے۔ پھر مکرم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب اور مکرم سمیع اللہ صاحب سیال اور مکرم غلام احمد صاحب نسیم سے ملے۔ اس کے بعد جائے قیام پہنچ کر کچھ آرام کیا۔

جماعت کے احباب سے ملاقات

مکرم شیخ صاحب کی آمد کے متعلق تمام جماعتوں کو بذریعہ تار اطلاع دی جا چکی تھی لہذا بعض جماعتوں کے نمائندگان مکرم شیخ صاحب سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے شام کی نماز کے بعد سب احباب سے ملاقات ہوئی۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن مجید کی رو سے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حکومت وقت کے احکام کی اطاعت کرے

"قرآن شریف میں حکم ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (پ ۵) یہاں اولی الامر کی اطاعت کا صاف طور پر حکم موجود ہے۔ اور اگر کوئی شخص کہے کہ منکم میں گورنمنٹ داخل نہیں۔ تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے۔ وہ اسے منکم میں داخل کرتا ہے...... اشارۃ النص کے طور پر قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اول ص۲۶۱)

انہوں نے مکرم شیخ صاحب کو خوش آمدید کہا مکرم شیخ صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید قربانیوں اور ایثار کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

بو احمدیہ سکول میں لیکچر

مورخہ یکم مئی صبح ۹ بجے احمدیہ سکول کے طلباء سے جس میں پرائمری اور سیکنڈری سکول کے طلباء شامل تھے مکرم شیخ صاحب نے خطاب فرمایا اور طلباء اور اساتذہ کو نہایت مفید اور گرانقدر نصائح سے نوازا۔

گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے طلباء سے خطاب

شام چار بجے بو میں گورنمنٹ سیکنڈری سکول کے طلباء سے اسمبلی ہال میں خطاب کیا۔ آپ نے طلباء اور سٹاف کے سامنے نہایت احسن پیرائے میں پاکستان کے قیام اور اس کی موجودہ ترقی یافتہ صورت پر روشنی ڈالی اور ملک کی آزادی اور اس ضمن میں طلباء کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی لیکچر کے بعد طلباء نے پاکستان کے متعلق سوال پوچھے۔ مکرم شیخ صاحب نے جوابات دیئے آخر میں سکول کے ایک احمدی پروفیسر Mr. Sheikh Imam Sesay نے مکرم شیخ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

برٹش کونسل ہال میں لیکچر

اسی شام مشن کی طرف سے برٹش کونسل ہال میں آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا تھا جس کے جملہ انتظامات مکرم سمیع اللہ صاحب سیال اور مکرم غلام احمد صاحب نسیم نے پہلے ہی سے مکمل کر رکھے تھے شہر کے تمام معززین کو مدعو کیا گیا تھا اور سکولوں کے اساتذہ کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ ہال توقع سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر شاہ نواز صاحب نے کی۔ آپ نے ابتداء میں مکرم شیخ صاحب کی شخصیت سے حاضرین کو متعارف کرایا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصر طور پر اس امر کو واضح کیا کہ ایک زمانہ تھا جب بانی احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جھوٹے مقدمات کے سلسلہ میں عدالتوں کے سامنے پیش ہونا پڑتا تھا اور مخالفین آپ کے ارد گرد اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ آپ کا لایا ہوا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔

اور آپ کے نام لیوا دنیا کے ہر کونہ اور ہر خطہ میں پائے جاتے ہیں اور یہاں تک کہ ہائی کورٹوں کے جج اور ڈاکٹر آپ کے خدام میں شامل ہونے میں فخر محسوس

کرتے ہیں۔

اس کے بعد مکرم شیخ صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کو نہایت عمدہ طریق پر بیان کیا نیز اس ملک کی آزادی کے بارے میں اپنے تاثرات کا ذکر کیا جس سے حاضرین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کے بعد The Senior Magistrate of Bo Mr Banja Tejan نے صدر صاحب سے اجازت لے کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ فاضل جج نے جس رنگ میں ہمیں اپنی ذمہ داروں کی طرف توجہ دلائی ہے یہ ان ہی کا حصہ ہے۔ آپ کا طریق انداز نہایت اچھوتا اور دلکش تھا۔ اور آپ کی باتوں پر اگر ہم عمل کر سکیں تو واقعی ہماری حالت بدل سکتی ہے اور جلد ہم اپنے آپ میں ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرنے لگیں گے۔

اسی طرح الحاج نور نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہا۔ اختتام پر حاضرین کو سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔

مکرم شیخ صاحب کے اس لیکچر کی خبر ریڈیو سیرالیون پر نشر ہوئی نیز اخبار ڈیلی میل میں بھی اس پر ایک نوٹ شائع ہوا۔

فری ٹاؤن کو واپسی

مورخہ ۲ مئی کو ہم واپس فری ٹاؤن چلے آئے چونکہ ۴ مئی کو مکرم شیخ صاحب نے روانہ ہونا تھا۔ لہذا اسی روز آپ کے سفر کے انتظامات کئے گئے۔

فری ٹاؤن احمدیہ سکول کا معائنہ

مورخہ ۳ مئی کو صبح ۹ بجے مکرم شیخ صاحب ہمارے احمدیہ سکول فری ٹاؤن کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ وہاں آپ نے سٹاف اور طلباء سے ملاقات کی اور انہیں نہایت مفید نصائح سے نوازا۔

وزیر اعظم سے ملاقات

۹½ بجے وزیر اعظم ڈاکٹر سر ملٹن مارگائی سے ان کے آفس میں ملاقات کی اور مرکز سے ارسال کردہ تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ قریباً ۱۵ منٹ تک مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ اس موقعہ پر وزیر امور خارجہ اور وزیر ترقیات بھی موجود تھے۔

وزیر تعلیم سے ملاقات

اس کے بعد وزیر تعلیم سے ان کے آفس میں ملاقات ہوئی اور نصف گھنٹہ تک تعلیمی اور مذہبی امور پر ان سے بات چیت ہوئی۔ وزیر تعلیم نے مشن کی تعلیمی مساعی کی تعریف کی اور آئندہ ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔

گورنر جنرل سے ملاقات

بارہ بجے کے بعد گورنر جنرل سے ان کے آفس میں ملاقات ہوئی جو ۲۵ منٹ تک جاری رہی۔ گورنر جنرل مکرم شیخ صاحب کی باتوں سے بہت متاثر ہوئے۔

مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کی سینیگال کو روانگی

اسی روز مکرم قریشی مقبول احمد صاحب جو سینیگال کو جاتے ہوئے چند یوم کے لئے یہاں ٹھہرے تھے۔ بذریعہ ہوائی جہاز اپنی منزل مقصود کے لئے روانہ ہوئے۔ ہوائی اڈہ پر اپنے مجاہد بھائی کو روانہ کرنے کے لئے مکرم شیخ صاحب امیر صاحب اور خاکسار موجود تھے۔ خدا تعالےٰ انہیں نیا مشن کامیابی سے چلانے کی توفیق بخشے آمین

مکرم شیخ صاحب کی روانگی

۴ مئی کو صبح ۸ بجے مکرم شیخ صاحب واپس پاکستان روانہ ہوئے۔ ہوائی اڈہ پر آپ کو رخصت کرنے کے لئے مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب انچارج سیرالیون مشن۔ خاکسار اور جماعت کے احباب موجود تھے دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو رخصت کیا گیا۔ یہاں سے آپ نے گھانا۔ نائیجیریا اور لنڈن سے ہوتے ہوئے کراچی پہنچنا تھا۔

سیرالیون کی کانسٹی ٹیوشن

سیرالیون کی نئی کانسٹی ٹیوشن قومی جھنڈا اور قومی ترانہ کے لئے دعا کرانے کی غرض سے وزیر اعظم کی طرف سے عیسائی اور مسلمان علماء سے درخواست کی گئی تھی چنانچہ اس غرض سے مسلمانوں کا اجتماع یہاں کی ایک بڑی مسجد میں ہوا جہاں وزیر اعظم کانسٹی ٹیوشن اور قومی جھنڈا وغیرہ لے کر خود حاضر ہوئے۔ بعض اور وزراء بھی تھے نائب وزیر اعظم مصطفےٰ سنوسی نے وزیر اعظم کو خوش آمدید کہا اور حاضرین سے تعارف کرایا۔ پروگرام کے مطابق علماء نے باری باری دعائیں کیں۔

خاکسار نے مشن کی نمائندگی کرتے ہوئے کانسٹی ٹیوشن کے بابرکت ہونے اور ملک کے لئے اسے امن و آشتی کا ذریعہ ثابت ہونے کے لئے دعا کی گئی اس طرح یہ مبارک جشن آزادی انجام پذیر ہوا۔

آخر میں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ملک کی آزادی کو رسول عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہونے اور دائمی حیات حاصل کرنے کی توفیق دے آمین اور ہم مبلغین کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور صحیح رنگ میں خدمت اسلام اور احمدیت کی توفیق بخشے۔ آمین

ضروری تصحیح

گذشتہ دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے جو ملفوظات یا تقاریر شائع ہوئی ہیں۔ ان میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے بعض نادرست باتیں چھپ گئی ہیں۔ احباب ان کی تصحیح فرمالیں۔

(۱) الفضل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۱ء صفحہ ۴ کالم ۱ سطر ۲ میں "خالص چاندی کی انگوٹھی" کی بجائے "خالص سونے کی انگوٹھی" کے الفاظ کر لئے جائیں۔

(۲) الفضل مورخہ ۱۲ اپریل صفحہ ۳ کالم ۲ میں اقلیدس کی بجائے "ارشمیدس" پڑھا جائے

(۳) الفضل مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۱ء صفحہ ۴ کالم ۳ سطر ۱۰ میں "وہ بھی حنفی ہیں" کی بجائے اصل الفاظ یہ ہیں کہ "ہم بھی حنفی ہیں"

(۴) الفضل مورخہ ۱۶ مئی کے صفحہ ۵ کالم ۱ سطر ۱ میں حضرت کا لفظ وبکٹ میں سمجھا جائے۔

(۵) الفضل مورخہ ۲۳ مئی صفحہ ۴ کالم ۲ سطر ۳۴ میں "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے" کی بجائے صحیح الفاظ یہ ہیں کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے"

درخواست ہائے دعا

(۱) راجہ شاہ نواز خانصاحب سیکرٹری مال چک ۲۰ ضلع گجرات ران پر سخت پھوڑا نکلنے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (حکیم محمد عبدالعزیز گولبازار ربوہ)

(۲) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ نے ایم اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اور دو چھوٹے بھائیوں نے بھی امتحان دیا ہوا ہے۔ تینوں کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری محمد اسمٰعیل ربوہ)

انڈونیشیا کے مختلف مقامات پر
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے
اجتماعی دعائیں اور صدقات

(از مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا توسط وکالت تبشیر ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لمبی بیماری کے پیش نظر انڈونیشیا کے احمدی احباب بالالتزام دعائیں کر رہے ہیں بعض اوقات نفلی روزے رکھے جاتے ہیں اور باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی ہے صدقے بھی دئے جاتے ہیں۔ رمضان المبارک کے ایام میں تمام جماعتوں نے نہایت خشوع و خضوع سے اپنے پیارے امام و آقا کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

انڈونیشیا میں جاوا۔ سماٹرا۔ سولاویسی اور کالی منتان کے جزائر میں اسوقت تقریباً ستر شہروں۔ قصبوں اور گاؤں میں جماعت احمدیہ کی برانچیں اور سب برانچیں قائم ہیں بعض اوقات جب نماز تہجد باجماعت ادا کرنے۔ نفلی روزے رکھنے اور صدقات کرنے کی تحریک کی جاتی ہیں تو ایک ہی وقت میں کم از کم ستر مقامات میں احمدی احباب مرد خواتین اجتماعی رنگ میں ایسی تحریکوں پر عمل پیرا ہوتے ہیں اس سال ۲۳ر اپریل کو سب جماعتوں نے نماز تہجد باجماعت ادا کی اور اجتماعی دعائیں کیں۔ اسی طرح ۲۷ر اپریل بروز جمعرات و یکم مئی بروز پیر نفلی روزے رکھے گئے اور احباب نے اپنے پیارے امام و آقا کی صحت اور درازی عمر اور اسلام کی حقیقی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔

اخبار الفضل میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا رقم فرمودہ ایک نوٹ محررہ شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کی زیادہ ناسازی اور کمزوری و نقاہت کا ذکر ہے۔ آپ نے اپنے اس نوٹ میں دعاؤں کی طرف مخلصین جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ یہ تحریک پڑھتے ہی یہاں کے احباب از سرنو اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے خاص التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگ گئے ہیں۔

انڈونیشیا کی تمام جماعتوں کو ایک خاص سرکلر کے ذریعہ صدقات دینے۔ ۱۹ر ۲۰ر ۲۲ر اور ۲۰ر جون کو نفلی روزے رکھنے اور ۱۷/۱۸ جون کو نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقررہ پروگرام کے مطابق کم از کم ستر مقامات کے احمدی احباب اور مرد و خواتین اس تحریک پر عمل پیرا ہوں گے۔ جب جاکرتا کی جماعت کے سامنے صدقہ کی تحریک کی گئی تو اس وقت نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد صرف جاکرتا سے ایک معقول رقم جمع ہو گئی اور ۷ر مئی کو دو بکرے ذبح کئے گئے اور باقی رقم سے چاول خرید کئے گئے۔ اس کے بعد اس وقت تک کم از کم پانچ من پختہ چاول غرباء میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک مستحق کو چار سیر پختہ چاول دئے گئے ہیں۔ یہ تحریک ابھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ تین قابل امداد دوستوں کو نئے کپڑے سے کر بھی بطور صدقہ دئے گئے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع الدعاء۔

الٰہی اسلام کا بول بالا ہو۔ اور اسلام کا پرچم ساری دنیا پر جماعت احمدیہ لہرانے میں جلد کامیاب ہو۔ اور ہمارے پیارے آقا و مطاع امام ہمام کو تو اپنی جناب سے شفاء کاملہ بخش اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما۔ آمین اللھم آمین! اور حضور کا سایہ ہم خدام کے سروں پر تا دیر قائم رکھ۔ ثم آمین۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم

(مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب مقیم اکرا گھانا — مغربی افریقہ)

بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

حبی فی اللہ حضرت ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم کے ایمان و اخلاص اور زہد و اتقاء کی وجہ سے مجھے ان سے غائبانہ عقیدت تھی۔ پہلی دفعہ ان سے ملاقات کا شرف سنگاپور میں ملا۔ جب وہ مع اہل و عیال ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ربوہ جا رہے تھے۔ اتفاق سے ان دنوں سنگاپور مشن کے انچارج محترم مولوی محمد صادق صاحب دورہ پر تھے۔ لہذا ان کے قیام وغیرہ کے سلسلہ میں خاکسار ہی کو خدمت کا موقعہ ملا۔ قریب سے ان کا مطالعہ کرتے پر میں نے انہیں ویسا ہی پایا۔ جیسا سنا تھا۔ باوجود تیاری سفر کی مصروفیات اور تھکان کے جب کبھی میں نے ان سے تبلیغی ملاقاتوں اور تقاریر کے لئے درخواست کی۔ انہوں نے خندہ پیشانی اور بشاشت کے ساتھ مستعدی کا اظہار فرمایا۔ سنگاپور میں متعدد اعلیٰ افسران سے ملاقاتوں کے علاوہ ریڈیو پر ان کا انٹرویو نشر کروانے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت اور جماعت کے بارہ میں مختصراً تذکرہ کیا۔

حب للہ

ڈاکٹر صاحب کے قیام کا انتظام ہم نے ایک معزز احمدی دوست کے ہاں کر رکھا تھا۔ ایک صبح جب میں ان سے ملاقات کے لئے گیا تو آپ نے سنگاپور کے ایک کثیر الاشاعت اخبار میں "احمدیت حقیقی اسلام ہے" کے عنوان سے میرے مضمون کی اشاعت کا ذکر فرمایا اور فرط محبت سے مجھے گلے لگا لیا۔ دیر تک دعائیں دیتے رہے۔ پاکستان سے ان کی واپسی پر میں نے یونیورسٹی میں "اسلام کے اقتصادی نظام" پر تقریر کا انتظام کروایا۔ اس کے لئے یونیورسٹی کی طرف سے معززین شہر کو خاص دعوت نامے بھجوائے گئے اور اخبارات میں اعلان کروایا گیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ تقریر بڑی کامیاب رہی اور مشن کی تبلیغی مساعی میں وسعت کا موجب بنی۔

تبلیغی شوق

مرحوم کے تبلیغی شوق کا یہ حال تھا کہ ہر اسلامی تہوار پر آپ وسیع پیمانہ پر دعوت کا اہتمام کرتے اور ملائی۔ چینی۔ ہندو سکھ ہر مذہب اور ملت کے اصحاب کو مدعو کرتے اور اسلام اور حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے محاسن پر تقریریں کرتے ملائی اور انگریزی کی زبان میں The Peace نامی رسالہ جاری کیا۔ جس کی اشاعت کی تمام تر ذمہ واری انہوں نے خود اٹھا رکھی تھی۔

سادگی

مرحوم باوجود بڑی معقول آمد کے بڑی سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے اور یہی چیز انہوں نے اپنے بچوں میں راسخ کر رکھی تھی۔ مجھے کئی دفعہ ان کے ساتھ فاپنگ کے لئے جانے کا موقعہ ملا۔ میں نے ہمیشہ یہی محسوس کیا کہ ان کے اہل و عیال بھی سختی سے تحریک جدید کے پابند ہیں اپنی ذاتی ضروریات میں سادگی اور کفایت شعاری اور بڑی فراخدلی سے چندہ ادا کرنے کے باوجود تبلیغی اغراض کے لئے مووی کیمرہ۔ پروجیکٹر اور ٹیپ ریکارڈر رکھا ہوا تھا جن کی مدد سے بڑے دلنشین پیرائے میں احمدیت اور اسلام پر تقاریر کرتے۔

محض دینی تعلق کی وجہ سے اس عاجز سے ہمیشہ بڑی محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے۔ میری حوصلہ افزائی اور رہنمائی پر مشتمل ایمان افروز مکتوبات کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ان کے ایمان و اخلاص سے پُر الفاظ اپنے اندر ایک خاص جاذبیت اور اثر رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ میں انہیں بار بار پڑھتا ہوں۔ ان کے مکتوبات کے بعض اقتباسات جو ان کی حرارت ایمانی کے آئینہ دار ہیں ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

ایک ملک کے غیر مسلم وزیر اعظم کے نام میرے ایک خط کی اشاعت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے فرمایا۔

دعائیں بہت فرمائیں اور گریہ و زاری سے ہی کام ہوگا ورنہ تدابیر ہماری کچھ بھی نہیں۔ حریف بالمقابل کے ہاتھ میں سب دولت و رعب اور حکومت اور پریس ہے اور ادھر ہم غربت اور کمزوری کی حالت میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ غربت اور کمزوری کے ہاتھ سے اپنی قدرت نمائی فرما کر اصحاب الفیل پر دعوت ڈالتا ہے ... The ... Times دی سنڈے ٹائمز کے اس خط سے ہماری بڑی اشاعت ہو گئی ہے آپ کے نام کی نہیں بلکہ احمدیت کی اشاعت ہوگئی ..... الحمد للہ کہ احمدیت کا نام اس طرح پھیل رہا ہے۔ اس ہمارے ضعف اور کمزوری کے زمانہ میں احمدیت مورد منشا کا تذکرہ اخبار کے پہلے صفحہ پر ہو جانا ایک بڑی بات ہے اور نصرت الٰہی ہے پھر کوئی زمانہ ہوگا کہ صلہ ربنا کے نعرے کا نام اور احمدیت کا نام مترادف ہو جائے گا اور ہر شہر ہر گلی ہر گھر میں احمدیت ہی ۱۴

۱۴ احمدیت ہوگی مگر آج ہماری یہ حالت ہے کہ ایک پرچہ میں ہمارا ذکر آگیا ہے تو واقعی آج کل کے حالات کے لحاظ سے یہ بڑی بات ہے اور اسلام اور احمدیت کی شہرت کا موجب ہے اچھا ہم تو اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ خود اترے اور ہمارے اندر سے ہو کر ظاہر ہو اور دین محمدی غالب ہو"

اپنے فرزند مکرم نصیر احمد صاحب انچارج سیرالیون مشن کا ذکر کرکے لکھتے ہیں: "ہمیں خوشی ہے کہ گو ہم نہیں ہماری اولاد ہی وقف ہوئی اول تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے در بار سے امید ہے کہ ہم خالی ہاتھ فقیروں کو بھی وقف والوں میں ہی شمار فرما لیوے۔ بھلا اس کے خزانوں میں کونسی کمی ہے۔"

الغرض اس حقیقی واقف زندگی کو ایک ہی دھن تھی اور وہ یہ کہ وہ دن جلد آئے جب چار دانگ عالم میں اسلام کی فتح و نصرت کا ڈنکا بجے۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دلی دعا ہے کہ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

انصار اللہ کے امتحان قرآن کریم پارہ چہارم نصف اوّل کا نتیجہ

مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء کو قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انصار اللہ کا قرآن کریم پارہ چہارم نصف اول کا امتحان لیا گیا تھا جس کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ امتحان میں محترم خواجہ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ اوورسیر ربوہ ۹۷/۱۰۰ نمبر لے کر اوّل اور محترم حاجی عبد الکریم صاحب کراچی ۹۶/۱۰۰ نمبر لے کر دوم رہے ہیں۔ قیادت تعلیم ان دونوں اور کامیاب حاصل کرنے والے جملہ دوستوں کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتی ہے۔ (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

نام امتحان دہندگان	ڈویژن
مکرم خواجہ محمد شریف صاحب ڈیلی گیٹ	درجہ اوّل
ولایت محمد طاہر صاحب سندھ	"
ماسٹر فضل کریم صاحب کنری سندھ	"
غلام مرتضیٰ خانصاحب	"
ماسٹر فضل الدین صاحب طارق	"
پیر محمد صاحب اکاؤنٹنٹ بشیر آباد	"
چوہدری فضل احمد "	"
عطاء اللہ صاحب "	"
چوہدری سلطان احمد صاحب "	"
محمد عبد اللہ صاحب "	"
چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے "	"
حکیم عبد الرحیم صاحب کوہاٹ	"
مجلس سرگودھا خاص	
بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر	"
محمود احمد صاحب	"
محمد اسمٰعیل صاحب موذن	درجہ دوم
گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	
ملک محمد احمد صاحب	اوّل
حافظ سید بشیر احمد صاحب ہمدانی	"
غلام حسین صاحب پنشنر	"
قاضی کمال الدین صاحب	"
ملک نبی محمد صاحب	"
سردار محمد صاحب	"
ملک بشیر احمد صاحب اعوان	"
مجلس چکوال	
خواجہ شمس الدین صاحب	"
خواجہ محمد شفیع صاحب پلیڈر	"
مجلس جہلم شہر	
سید محمد ہاشم صاحب بخاری	"
حکیم محمد عبد اللہ صاحب زعیم	"
عبد الحکیم خانصاحب	"
حوالدار محمد ابراہیم صاحب	"
سید زمان شاہ صاحب	"
مجلس سیالکوٹ شہر	
محمد اقبال صاحب زعیم اعلیٰ	"
مولوی برکت علی صاحب	"
محمد ابراہیم صاحب	"
چوہدری اللہ دتا صاحب	"
حکیم سید عبد الغفور صاحب	درجہ سوم
مجلس احمد نگر نزد ربوہ	
میاں فرمان علی صاحب	درجہ اوّل

نام امتحان دہندگان	ڈویژن
خواجہ محمد حسین صاحب	درجہ اوّل
منشی عبد الخالق صاحب صحابی	"
خوشاب	
مولوی عبد الکریم صاحب	"
منڈی بہاء الدین	
پیر محمد اکبر صاحب	"
گجرات	
منشی محمد ابراہیم صاحب	"
عبد المالک صاحب	"
شیخ عنایت اللہ صاحب	"
دوست محمد صاحب	"
عبد الرحمٰن صاحب	"
عطا محمد صاحب بنگوی	"
ڈاکٹر محمد انور صاحب	"
ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب	"
ماسٹر چراغ الدین صاحب	"
مصباح الدین صاحب	"
مجلس میاں چنوں	
عبد المجید صاحب چوہدری	"
متفرق	
میاں عبد الصادق صاحب جہلمی	"
مجلس دار الصدر شرقی - ربوہ	
چوہدری حاکم علی صاحب	"
صوفی رمضان علی صاحب	"
نور محمد صاحب	"
ماسٹر حمید احمد صاحب	"
خواجہ عبید اللہ صاحب	"
مجلس دار الصدر - ربوہ	
حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل	"
سید منعم الحسن صاحب	"
حسن محمد خانصاحب عارف	"
مجلس دار الرحمت غربی ربوہ	
شیخ عبد الرحیم صاحب شرما	"
حکیم عبد الرحمٰن شاہ صاحب	"
مرزا برکت علی صاحب	"
خان میر صاحب	"
عبد الجلیل صاحب صادق (خادم)	"
ہدایت اللہ صاحب	"
مجلس دار الصدر غربی ربوہ	
چوہدری محمد شریف صاحب خالد	دوم
محب الرحمٰن صاحب -	اوّل
ملک ممتاز علی صاحب -	"

(باقی)

تحریک جدید کے میدان میں

مرحوم بزرگوں کے خلا کو پُر کرنے کی نیک مثال

مکرم بشیر احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ پسرور ہماری ایک چٹھی کے جواب میں مطلع فرماتے ہیں:-

"خاکسار نے محض اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور آپ بزرگوں کی توجہ سے والد بزرگوار میر محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ کا تحریک جدید دفتر اوّل کا سال ۶۱-۱۹۶۰ء کا وعدہ -/۵۰ روپے ادا کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں والد صاحب بزرگوار اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے بھی دفتر دوم میں -/۵ روپے ادا کیا کرتے تھے۔ وہ بھی ادا کر چکا ہوں اور آئندہ کے لئے ان کی طرف سے یہ چندہ ادا کرتے رہنے کا ارادہ ہے اور -/۵۵ روپے کا وعدہ لکھوا بھی دیا ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ علاوہ ازیں بجٹ ۶۱-۱۹۶۰ء میں ان کی طرف سے -/۴ روپے بقایا تقاضہ بھی ادا کر چکا ہوں۔"

اللہ تعالیٰ مکرم طاہر صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں خیر و برکت ڈالے اگر جماعت کے نوجوان اسی طرح اپنے مرحوم بزرگوں کے خلا کو پُر کرنے کا جذبہ رکھیں تو ممالک بیرون میں اشاعت اسلام کا کام انشاء اللہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

انصار اللہ

سچائی حضرت عبد اللہؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:- "سچ بولنا نیک کاموں کی ہدایت کرتا ہے اور نیک کام جنت میں لے جاتا ہے۔ انسان سچ بولتے بولتے (خدا کے ہاں) سچوں میں لکھا جاتا ہے اور یقیناً جھوٹ بولنا بُرے کاموں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور بُرے کام دوزخ میں لے جاتے ہیں اور یقیناً انسان جھوٹ بولتے بولتے جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے" (تجرید بخاری صفحہ ۶۲۳)

انصار احباب سچائی کو اپنا شعار بنائیں اور اپنے حلقہ اثر میں سچائی پر قائم رہنے کی تلقین فرمایا کریں۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اطاعت یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔

(یعنی اے ایماندارو۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔) (النساء آیت ۶۰)

انصار اللہ احباب اطاعت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تلقین فرمایا کریں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کے علمی حلقہ جات

اراکین انصار اللہ کی علمی ترقی کے لئے فیصلے ہوئے ہیں کہ اہم مجالس میں علمی حلقہ جات قائم کئے جاویں۔ جن میں مذہبی، سماجی اور اقتصادی موضوعات پر مقالے بھی پڑھے جائیں ——— زعماء صاحبان کراچی۔ لاہور۔ پشاور۔ ربوہ۔ سیالکوٹ۔ سرگودھا۔ بدوملہی اور نواں کوٹ۔ ڈھاکہ اور چٹاگانگ اس اعلان کے اولین مخاطب ہیں۔ اپنے ہاں علمی حلقہ جات قائم کر کے علمی کام جاری فرمادیں۔ شکریہ

(قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا خاکسار پر محکمانہ طور پر ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں باعزت بریت کے لئے اور دیگر مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا فرمائی جاوے۔ (خاکسار منظور حسین عباسی اسسٹنٹ سپروائزر ملٹری ڈیری فارم مردان)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

"مسلمانوں کو بھارت میں غلامانہ زندگی بسر کرنا منظور نہیں"

"ہم نے جمہوری اصولوں اور آئین کے مطابق جائز شکایات پر آواز بلند کی ہے"

نئی دہلی ۱۹ رجون - مولانا حفظ الرحمن رکن پارلیمان نے بھارتی مسلمانوں کے کنونشن کے انعقاد کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کنونشن نے قومی سلامتی کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے دستور اور جمہوری اصول کے عین مطابق بھارتی مسلمانوں کی جائز شکایات کے بارے میں آواز بلند کی ہے۔ انہوں نے کانگرس کے تین اعلیٰ لیڈروں کے حالیہ بیانات کا سخت الفاظ میں جواب دیا ہے۔

کانگرسی لیڈروں نے اپنے بیانات میں کہا تھا کہ بھارتی مسلمانوں کے کنونشن کا انعقاد ایک احمقانہ حرکت تھی۔ کنونشن کے چیف آرگنائزر مولانا حفظ الرحمن نے کنونشن کے خلاف الزامات عاید کرنے پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کانگرس ہائی کمان نے کنونشن کے انعقاد کے سلسلے میں مولانا حفظ الرحمن کو کھلی چھٹی دیدی تھی۔ مولانا حفظ الرحمن نے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر سمپورنانند کے بیان پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ ڈاکٹر سمپورنانند نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ بھارتی مسلمانوں کو ہر میدان میں ہر قسم کے حقوق و مراعات حاصل ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں الزام لگایا تھا کہ کنونشن کے انعقاد کا اصل مقصد غیر ملکوں کی طرف سے بھارت میں پراپیگنڈہ مہم شروع کرنا تھا۔ مولانا حفظ الرحمن نے اس الزام کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارتی مسلمان حکومت کے چند افراد یا فرقہ پرستوں کے خلاف اپنی شکایات پیش کرتے ہیں تو اس پر کسی بھی دیانتدار شخص کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کی شکایات کو غیر ملکی پروپیگنڈہ کا آلہ کار قرار دینا اور درد و کرب کی آواز کو دبانا زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے۔ مولانا حفظ الرحمن نے دریافت کیا ہے کہ ڈاکٹر سمپورنانند کے الفاظ سے یہ مطلب نکالا جانا چاہیئے کہ بھارت کے مسلمان گھٹیا درجے کے شہری ہیں اور قیام پاکستان کے بعد جن بھارتی مسلمانوں نے اپنی اس جنم بھومی میں رہنا پسند کیا تھا انہیں غلامانہ زندگی گذارنی پڑے گی۔

ماہنامہ "انصار اللہ" کا جون ۱۹۶۱ء کا شمارہ

ماہنامہ "انصار اللہ" ہر ماہ ۱۵ رتاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ چنانچہ جون ۱۹۶۱ء کا شمارہ اس مہینے کی ۱۵ رتاریخ کو جملہ خریداران کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے۔ جن احباب کو پرچہ نہ ملے وہ دفتر سے دوبارہ منگوا لیں۔ (مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

اعلان نکاح

شیخ فضل کریم صاحب آف سرگودہا کے صاحبزادے شیخ محمد منیر اختر صاحب ایم۔اے کا نکاح شیخ محمد حسن صاحب احمدی آف لاہور کی صاحبزادی رقیہ نسرین صاحبہ بی۔اے سے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۲ بروز جمعہ لاہور میں مسید نذیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے باعث رحمت و برکت فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار شیخ محمد رفیع الدین احمد سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی سرگودہا)

افغان بمبار طیارہ پشاور کے ہوائی اڈہ پر

پشاور ۱۹ رجون - افغان فضائیہ کا ایک ہلکا جیٹ بمبار آج دوپہر پشاور کے ہوائی اڈے پر اُترا۔ یہ طیارہ آئی۔ایل ۲۸ قسم کا ہے جس پر عملہ کے تین افراد سوار تھے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں تفتیش جاری ہے۔

پشاور کے ہوائی اڈے پر افغان جیٹ بمبار اترنے کے بارے میں رات گئے تک کوئی سرکاری تبصرہ نہیں کیا گیا۔

لیڈر (بقیہ)

تبدیلی یقیناً منصوبوں کی تبدیلی کی پہلی شرط ہے یہ خلاصہ ہے مسٹر ریوز کے فاضلانہ مضمون کا اور ہماری رائے میں جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سو فیصدی درست ہے۔ اصل مسئلہ اسلحہ کی تخفیف یا ان پر پابندیاں عاید کرنا نہیں ہے جن میں آج فریقین کے بڑے بڑے لیڈر تضیع اوقات کر رہے ہیں۔ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے کہا ہے جو کانفرنسیں وغیرہ اس بارے میں کی جاتی ہیں وہ تخفیف اسلحہ کی بجائے زیادتی اسلحہ کا باعث بن رہی ہیں۔ اور جب تک اسی طریق پر سوچا جائے گا یہی ہوگا اور جنگ کا خطرہ بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

فاضل مضمون نگار نے اس ضمن میں جو مشورہ دیا ہے وہ واقعی بڑا مفید ہے اگر اس پر عمل کیا جائے اور ہر ایک بڑا لیڈر اپنے طور پر کچھ عرصہ غور کرے تو یقیناً اس پر یہ امر واضح ہو جائے گا کہ تخفیف اسلحہ کی بات چیت ہیں کسی خاطر خواہ نتیجہ پر نہیں پہنچا سکتی۔ بلکہ حقیقی بات یہ ہے کہ جو ذرائع آج ان باتوں میں استعمال ہوتے ہیں ان کو امن کی باتوں کے لئے استعمال کیا جائے اور ایسی تدابیر دنیا کے سامنے رکھی جائیں۔ جن سے دنیا کی رائے عامہ میں تبدیلی پیدا ہو جائے اور اس کی باہمی مخالفانہ ذہنیت بدلی جا سکے۔

تاہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا موجودہ مادہ پرستانہ ذہنیت اس بات پر آمادہ ہو سکتی ہے کہ وہ امن کے صحیح ذرائع دریافت کرنے کی کوشش کرے۔ اس تعلق میں ہماری قطعی رائے ہے کہ جب تک قرآن کریم کے پیش کردہ طریق کار کو نہ اپنایا جائے دنیا کی رائے کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا جب تک ایمان بالغیب ایمان بالرسالت اور معاد پر یقین پیدا نہ ہو اس وقت تک انسان یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ دنیا میں امن کا قیام ضروری ہے۔

اگرچہ گذشتہ دو عالمگیر جنگوں نے مادہ پرستوں میں بھی امن کی ضرورت کا احساس پیدا کر دیا ہے مگر یہ ابھی تک کسی ٹھوس بنیاد پر قائم نہیں ہوا اس لئے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور نہ مختلف اقوام کو ایک دوسری پر بھروسہ اور اعتماد پیدا ہو سکتا ہے۔ دنیا میں وحدت خیال پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ چند ایسے جاودانی اصول ہوں جن کو تمام لوگ تسلیم کرتے ہوں اور ان کی بناء پر مختلف قوموں میں اتحاد پیدا کیا جائے فاضل مضمون نگار کے خیال میں ایسی حالت صرف ایک بالا قوت سے جو مختلف اقوام پر حاوی ہو پیدا ہو سکتی ہے بظاہر یہ درست ہے مگر ایسی بالا قوت بغیر ایسے جاودانی اصولوں کے معرض وجود میں نہیں آسکتی جن کا تعلق مادیات سے نہ ہو۔ بلکہ مذہب یعنی ایمان بالغیب، ایمان بالرسالت اور معاد کے محکم یقین سے ہو۔

باموقعہ دکانیں

مسجد محمود ربوہ سے ملحقہ دو باموقعہ اور پختہ دکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ تحریک جدید کوارٹرز سے قریب ہونے کے باعث کاروبار کا عمدہ موقعہ ہے خواہشمند احباب پتہ ذیل پر لکھیں یا دفتری اوقات میں بالمشافہ بات کریں۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ
نگران مسجد محمود و تحریک جدید ربوہ

درخواستِ دعا

میرے والد ایم غلام رسول صاحب بھٹی کی طبیعت قدرے ناساز ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے اور لمبی زندگی عطا کرے۔ درویشان قادیان سے خصوصاً درخواستِ دعا ہے۔

(عبد المنان بھٹی۔ گولبازار ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

تاریخ و تحقیق

کیا امریکہ عربوں نے دریافت کیا تھا

امریکہ کے مستشرقین کے ایک حالیہ اجلاس میں عربوں کی جغرافیائی مہارت پر مقالہ پڑھتے ہوئے ایک چینی محقق ڈاکٹر ہوئی لین لی نے براعظم امریکہ کی دریافت کے بارے میں ایک نیا نظریہ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر لی کا کہنا ہے کہ کولمبس کے امریکہ کو دریافت کرنے کی تاریخ سے ڈھائی سو سال قبل ہی عرب ملاح امریکہ کا پتہ لگا چکے تھے۔

ڈاکٹر لی نے جو ہارورڈ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ اور پنسلوینیا یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں ثابت کیا ہے کہ عرب جہازرانوں نے کولمبس سے ۳۰۰ سال قبل بحر اوقیانوس کو پار کر لیا تھا۔ ڈاکٹر لی نے لکھا ہے کہ بارھویں اور تیرھویں صدی کے تین چینی سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں جنوبی امریکہ کے شمالی ساحل پر واقع ایک شہر کا ذکر کیا ہے۔ اس شہر کا نام "مولان پی" تھا۔ اس کے علاوہ بعض ایسے پھل اور میوے جو صرف امریکہ میں پیدا ہوتے تھے اور جن سے دنیا کولمبس سے قبل بے خبر تھی وہ ان عربوں کے ہاں مشہور و معروف تھے جو گیارھویں صدی سے قبل عالم اسلام کے مغربی علاقے بالخصوص کاسابلانکا (شمالی افریقہ) اور افریقہ کے بعض ساحلوں پر آباد ہو گئے تھے۔

ڈاکٹر لی کے اس دعویٰ کی تائید ہارورڈ یونیورسٹی کے تاریخ اور چینی زبان کے پروفیسر ڈاکٹر لین ڈنگ یانگ نے بھی کی۔ انہوں نے اس موضوع کو بہت ہی دلچسپ قرار دیا۔ امریکی اورئینٹل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر رچرڈ ڈروولف نے بھی اس نظریہ کی تائید کرتے ہوئے زور دیا کہ عرب محققین کو اب اس انکشاف کو ذہن میں رکھ کر اپنی جغرافیائی تاریخ کا جائزہ لینا چاہیئے۔

چینی محقق کے اس انکشاف پر عرب ماہروں اور محققوں کا ردعمل بھی بہت دلچسپ ہے۔ عرب پروفیسروں نے بالعموم اس نظریہ کی نہ صرف تائید کی ہے بلکہ تاریخی اور جغرافیائی دلائل کے ساتھ اسے ایک ناقابل انکار حقیقت بتایا ہے۔

محققوں کا کہنا ہے کہ بحر ظلمات (اوقیانوس) میں سب سے پہلا سفر آٹھ عرب جغرافیہ دانوں نے کیا تھا اور سفر کی آخری منزل کے طور پر ایک نئی دنیا میں پہنچ کر دم لیا جہاں انہیں ریڈ انڈین قوموں نے جو اس "جدید دنیا" کے اصل باشندے تھے گرفتار کر لیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد رہا کر دیا۔

عرب علماء نے زمین کی گولائی کا پتہ بھی اس وقت چلا لیا تھا۔ جب یورپ میں زمین کو گول کہنے والے ... کے خلاف الحاد اور دہریت کے الزام میں مقدمات چلائے جاتے تھے اسی طرح یورپ سے کئی صدی قبل عربوں نے "قطب نما" کا آلہ ایجاد کر لیا تھا۔ اور سمندری سفر کے سلسلے میں اسے استعمال بھی کرتے تھے۔

عربوں کی مہارت

قاہرہ یونیورسٹی میں تاریخ اسلام کے پروفیسر ڈاکٹر حسن محمود نے چینی محقق کے مذکورہ بالا نظریہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ عربوں نے سمندری سفر اور جہازرانی کے فن میں بڑی مہارت حاصل کر لی تھی۔ شروع میں ان کی سرگرمیوں کا مرکز بحر متوسط۔ بحر احمر اور بحیرہ ہند تھے اسلامی حکومتوں نے ... مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں سے دوستانہ روابط بھی قائم کر لئے تھے۔ ان تعلقات اور تجارت کی وجہ سے عربوں نے سمندر پار کرنے والی کشتیاں تیار کر لی تھیں۔ کولمبس نے بھی بالکل اسی طرح کی کشتیوں کو بحر اوقیانوس عبور کرنے کی غرض سے استعمال کیا تھا اور عربوں کی معلومات سے اپنے اس سفر میں بڑا فائدہ اٹھایا تھا۔ نئی دنیا تک پہنچنے کے لئے ہسپانوی اقوام اور کولمبس عرب سیاحوں کے تجربوں اور معلومات کے مرہون منت ہیں

اس کے علاوہ یہ بات تو پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ عربوں نے بحر اوقیانوس کو عبور کرنے کی کوشش کی تھی اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کوششیں کہاں تک کامیاب ہوئی تھیں۔ نیز تاریخ کی کتابوں میں ہمیں "الفتیۃ المغرورون" یا المغربون" منچلے نوجوان یا مغرب کی طرف جانے والے نوجوانوں کے نام کی ایک جماعت کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس جماعت نے کشتیوں کے ذریعہ بحر اوقیانوس کی مغربی دنیا کا پتہ لگانے کا بیڑا اٹھایا تھا۔

ڈاکٹر حسن محمود لکھتے ہیں کہ جہاں تک نئی تلاش کے لئے کرسٹوفر کولمبس کا یہ سفر اس سلسلے کا پہلا سفر نہ تھا بلکہ یہ سابق عرب مہموں کی ایک کڑی تھی بالکل اسی طرح جس طرح بارھویں صدی عیسوی میں ابن فرناس نے فضا میں پرواز کا منصوبہ بنایا تھا۔ لیکن بعد میں اس منصوبہ کو عملی جامہ یورپ میں پہنایا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ جغرافیہ دانی میں عرب بہت ماہر تھے۔ قدیم مصنف ادریسی اور ابن خلدون ہی سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے زمین کی گولائی کا انکشاف کیا اور بعد کو اسی نظریے کے تحت کولمبس نے مشرق تک پہنچنے کے لئے مغربی سمت میں سفر شروع کیا تھا۔ ایک عرب مؤرخ نے "تجربات عرب افریقہ" میں مالی کی اسلامی حکومت کے ایک بادشاہ منسی سلطان کا جو چودھویں صدی عیسوی میں وہاں برسر اقتدار تھا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس نے چند ملاحوں کو کشتیوں کے ذریعہ بحر اوقیانوس پار کر کے یورپ کی طرف روانہ کیا تھا۔ لیکن اس قافلہ کی کشتیوں اور ملاحوں کا پتہ نہ چل سکا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کولمبس کی دریافت سے دو سو سال قبل ہی عربوں نے نئی دنیا کی . . . . . .

. . . . دریافت کی کوشش شروع کر دی تھی۔

دستاویزی ثبوت

ایک اور محقق ڈاکٹر سعید عبد الفتاح عاشور نے جو قاہرہ یونیورسٹی میں قرون وسطیٰ کی تاریخ کے پروفیسر ہیں کہا ہے کہ امریکہ کی دریافت کے بارے میں چینی محقق ڈاکٹر لین لی کا یہ نظریہ جو مادی اور علمی حقائق کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے بالکل صحیح ہے کیونکہ ہمارے پاس بھی اس نظریہ کی صداقت کا دستاویزی ثبوت موجود ہے عرب محققوں نے نویں صدی عیسوی ہی میں زمین کے گول ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں ابن خرداذبہ اور ابن رستہ کے نظریوں کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب یورپ کے جغرافیہ دان زمین کے ہموار ہونے کے قائل تھے اور یورپ کے ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دی جاتی تھیں جو زمین کے گول ہونے کے قائل تھے۔

ڈاکٹر سعید عاشور لکھتے ہیں کہ زمین کی گولائی کے نظریہ کے علاوہ سب سے اہم چیز جو جدید دنیا کی دریافت میں عربوں کے دعویٰ اولیت کی معاون ثابت ہوئی وہ قطب نما کی ایجاد تھی جو یورپ سے سینکڑوں برس پہلے عرب ملاحوں کے یہاں رائج اور مقبول عام تھی۔ قطب نما کی ایجاد نے عربوں کی ہمت بڑھا دی اور انہوں نے ایک وسیع اور نامعلوم سمندر میں پورے اطمینان کے ساتھ قدم رکھا کہ وہ راستہ بھول نہ سکیں گے۔ اس حقیقت کے پیش نظر یہ بات قرین قیاس نہیں ہے کہ بحر اوقیانوس کے چکر لگانے کے باوجود انہیں امریکہ کا پتہ نہ چل سکا۔ چینی عالم کے نظریہ کی تصدیق مشہور عرب جغرافیہ دان ادریسی کی کتاب "نزہتہ المشتاق" سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں اس نے بحر اسود میں اترنے والے نوجوان عرب ٹیم کے حالات لکھے ہیں۔

ڈاکٹر سعید عاشور لکھتے ہیں بہرحال اس مسئلہ کی حقیقت چاہے کچھ بھی ہو ہمارے خیال میں عربوں کے لئے یہی حقیقت کیا کم باعث فخر ہے کہ کولمبس نے عربوں کی جغرافیائی تفصیلات تجربوں اور معلومات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے بعد ہی نئی دنیا میں پہنچنے کی جرأت کی تھی عربوں کی اس مہارت کا اعتراف خود یورپین محققین نے اپنی کتابوں میں کیا ہے انسائیکلو پیڈیا آف فرانس کے تازہ ایڈیشن میں بھی عربوں کے سمندری اور جہازرانی کے تجربات کا کافی مواد موجود ہے۔

سانپ کے کاٹے کا علاج

فورٹ سام ہوسٹن ایک سارجنٹ بل کینیڈی کا کہنا ہے کہ آپ کے لئے اگر کوئی چیز خطرناک ہے تو وہ آپ کا خوف ہے۔ ایک طبی مرکز میں زیر تربیت ڈاکٹروں کی ایک کلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔

انہوں نے اپنی کلاس کو بتلایا کہ سانپ کے کاٹے کے متعلق سب سے اوّل بات تو یہ ہے کہ اپنے حواس برقرار رکھیں۔ مارگزیدہ کو فوراً بیٹھ جانا یا لیٹ جانا چاہیئے۔ کسی رسی یا پٹی کے ذریعے زہر کو خون کے ذریعے دل تک پہنچنے سے روکنا چاہیئے۔ اس کے بعد زخم کو چیرا دے کر زہر نکال دینا چاہیئے اور پھر جس قدر جلدی ہو سکے زہر سے زیادتی کے ٹیکے لگانے چاہئیں۔ سارجنٹ کینیڈی نے کہا کہ اس سلسلے میں میں نے جانوروں کو انسان سے زیادہ عقلمند پایا۔ میں نے کئی کتوں کو دیکھا جنہیں سانپ نے کاٹا تھا۔ وہ دور کہیں جھاڑیوں میں جا کر بیٹھ رہے اور آرام کرتے رہے کئی دن کے بعد وہ بالکل تندرست ہو گئے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔